اللہ کی رِضا کیلئے دین ودنیا کا جو بھی کام کیا جائے سب عبادت ہے

إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ، وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا، وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، (يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ)(1) فَبِالْعِبَادَةِ تَفُوزُونَ بِالْعَاقِبَةِ الْمَحْمُودَةِ، وَالْجَنَّةِ الْمَوْعُودَةِ، (تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي نُورِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا)(2).

میرے نمازی بھائیو! عزیز دوستو! اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اللہ تعالی کا بندوں پر یہ حق ہے کہ بندے فقط اسی کی عبادت کریں اور اسکی خوشنودی اور شکر گُذاری کیلئے صرف اسی کی بندگی کریں بلا شبہ باری تعالی کے عبادت گُذار بندے عبادت میں راحت وانسیت محسوس

کرتے ہیں اور مؤمن بندے اس میں سعادت مندی حاصل کرتے ہیں چنانچہ ہر نماز
میں وہ بار بار اقرار کرتے ہیں: (إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ)[3] (یا اللہ) ہم تیری
ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں حقیقت تو یہ ہے ساری مخلوق اللہ
تعالیٰ کی تسبیح و عبادت کرتی ہے اور اس کے تقاضوں پر عمل کرتی ہے چنانچہ خالق
کائنات جَلَّ جَلَالُہٗ کا فرمان ہے (إِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ إِلَّا آتِي
الرَّحْمَنِ عَبْدًا)[4] جتنے کچھ بھی آسمان و زمین میں ہیں سب اللہ تعالی کے روبرو غلام
ہو کر حاضر ہوتے ہیں باری تعالی نے بندوں کو اپنی عبادت کا حکم دیا ہے یقیناً اس میں
بندوں کیلئے اعزاز ہے اور اس سے بڑا اعزاز و اکرام اور کیا ہوگا جو ہمارے نبی کریم
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو اِسراء اور معراج کی صورت میں عطا ہوا[5] اور انتہائی بابرکت مقامات
پر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو نماز جیسی عبادت کا تحفہ ملا، قرآن کریم کی بہت سی آیات میں
مؤمنوں کو عبد اور عبادت کے عنوان سے پکارا گیا ہے تاکہ عبادت کیلئے ان میں مزید
ہمت پیدا ہو اور اپنے ربّ کریم کی رحمت و مغفرت حاصل کرنے کی ان کو ترغیب
ملے چنانچہ ارشاد ہے (قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا
تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ
الرَّحِيمُ)[6]، آپ فرما دیجئے: اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کر کر

کھی ہے تم اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا، یقین جانو اللہ تعالی سارے کے سارے گُناہ معاف کردیتا ہے بلاشبہ وہ بہت بخشنے والا بڑا مہربان ہے یقیناً جو بندہ عبادت کا مفہوم اور مقصد سمجھ لیتا ہے وہ اس میں لذت پاتا ہے اور جو شخص اخلاص کے ساتھ اللہ کی عبادت کرتا ہے تو اسے عبادت میں چاشنی مِلتی ہے پس اس پر عبادت کے عمدہ ثمرات مرتب ہوتے ہیں اور اس کے اخلاق وکردار میں پاکیزہ اثرات ظاہر ہوتے ہیں چنانچہ خدائے عَزَّوَجَلَّ کا فرمان ہے:(وَعِبَادُ الرَّحْمَنِ الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا)[7] اور رحمٰن کے خاص بندے وہ ہیں جو زمین پر عاجزی کے ساتھ چلتے ہیں کیونکہ بندے جب اللہ تعالی کی اطاعت وعبادت کرتے ہیں تو ان کے اخلاق اچھے ہوجاتے ہیں انکی عادات پاکیزہ ہوجاتی ہیں ان کی روح کو تسکین ملتی ہے اور انکے دلوں کوراحت ملتی ہے اور یہ سب عبادت کے قیمتی ثمرات ہیں

اللہ کے نیک بندو میرے پیارے بھائیو! اللہ کی عبادت کا مطلب ہے اس کی کبریائی بیان کرنا اس کے فرمان کی تعظیم کرنا اس کے احکام پر عمل کرنا اور اللہ کی مخلوق کے ساتھ بھلائی کرنا یہ وہ خوبیاں ہیں جن پر تمام آسمانی شریعتیں متفق ہیں[8] باری تعالی جَلَّ جَلَالُہٗ کا ارشاد ہے:(وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَإِقَامَ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءَ الزَّكَاةِ وَكَانُوا لَنَا عَابِدِينَ)[9]. اور ہم نے وحی کے ذریعے

انہیں نیکیاں کرنے نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ دینے کی تاکید کی تھی اور وہ لوگ ہمارے عبادت گذار تھے الغرض عبادت ایک ایسا مجموعہ اور کُل ہے جس میں کوئی تقسیم نہیں ہے چنانچہ عبادت یہ فقط نماز، زکوۃ، حج اور روزے میں منحصر نہیں ہے بلکہ رضائے الٰہی کیلئے جو بھی کام کیا جائے عبادت کا مفہوم ان تمام اعمال کو محیط ہے پس آسمان وزمین کی تخلیق میں غوروفکر کرنا ایک عظیم عبادت ہے کیا آپ لوگوں نے اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کا یہ فرمان نہیں سنا؟:(وَالْأَرْضَ مَدَدْنَاهَا وَأَلْقَيْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ وَأَنْبَتْنَا فِيهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ بَهِيجٍ* تَبْصِرَةً وَذِكْرَى لِكُلِّ عَبْدٍ مُنِيبٍ)(10). اور زمین ہے کہ ہم نے اسے پھیلا دیا ہے اور اس میں پہاڑوں کو جما دیا ہے، اوراس میں ہر طرح کی خوشنما چیزیں اُگائی ہیں تاکہ اللہ کی طرف خشوع وخضوع کے ساتھ خوب رجوع ہونے والے ہر بندے کے لیے وہ بصیرت اور نصیحت کا سامان ہواسی طرح بال بچوں کی اچھی تربیت کرنا فیملی پر توجہ دینا اوران پر خرچ کرنا ایک اہم عبادت ہے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: یقیناً اس درہم کا اجر وثواب بہت زیادہ ہے جسے آپ اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتے ہیں(11). علم نافع حاصل کرنا بھی عبادت ہے یعنی وہ علم جو آدمی کو اللہ کی معرفت عطا کرے بندے کو دنیا میں ترقی کی راہ پر لے جائے اورآخرت میں کامیابی تک پہنچادے رسول

اللہ ﷺ کافرمان ہے:«مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا؛ سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الجَنَّةِ»[12]. جو بندہ علم حاصل کرنے کیلئے کسی راستہ پر چلتا ہے تو اللہ تعالی اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کردیتا ہے واضح ہو کہ پاکیزہ اخلاق اختیار کرنا بہت نیک کام ہے اور رنگ ونسل یا دین و مذہب میں تفریق کئے بغیر سب سے اچھا معاملہ کرنا بہت بڑی عبادت ہے جو بندے کو جنت کے بلند درجات تک پہونچا دیتی ہے پس وہ انبیائے کرام کے اعلی درجات کے قریب پہونچ جاتا ہے نبی کریم ﷺ کافرمان ہے:«إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ وَأَقْرَبِكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؛ أَحَاسِنَكُمْ أَخْلَاقًا»[13]. تم دوستوں میں مجھے زیادہ محبوب وہ ہیں اور قیامت کے دن انہیں کی نشست بھی میرے زیادہ قریب ہوگی جن کے اخلاق تم میں زیادہ بہتر ہیں یااللہ! تو اپنے ذِکر میں اپنے شُکر میں اور اچھی طرح عبادت کرنے میں ہماری مدد فرما[14] اور اپنے اس فرمان پر عمل کی توفیق دیدے:(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ)[15].

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، يُجْزِلُ الثَّوَابَ لِلْعَابِدِينَ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى خَاتَمِ النَّبِيِّينَ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ.

اپنے ربِّ کریم کی عبادت کرنے والو! بلا شبہ اپنے وطن سے محبت ایک نیکی ہے اوراس کی تعمیر وترقی میں حصہ لیناخالق کائنات جَلَّ جَلَالُہٗ کی عبادت ہے اور یہ اس کے فرمان پر عمل اور اس کی تکمیل ہے باری تعالٰی کا ارشاد ہے:(هُوَ أَنْشَأَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا)[16]، اسی نے تم لوگوں کو زمین سے پیدا کیا اور اس میں تم کو آباد کیا لہٰذا انسان کا فرض ہے کہ اپنے رب کے فرمان پر عمل کرے اور اپنے وطن کی تعمیر وترقی میں پوری کوشش کرے پس اپنے کام میں خوب محنت کرے اور دیانتداری، مہارت، اور لگن کے ساتھ اپنی ڈیوٹی انجام دے تاکہ اپنے کام کو اعلٰی معیار کے مطابق پورا کرسکے اور اسے مکمل طریقے پر انجام دے سکے پھر آدمی اپنے عمل کے دوران باری تعالٰی کی محبت اور اس کی خوشنودی کا طلبگار رہے نبی کریم صاحبِ خُلُقِ عظیم ﷺ کا ارشاد ہے:«إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ إِذَا عَمِلَ أَحَدُكُمْ عَمَلًا أَنْ يُتْقِنَهُ»[17]. بلا شبہ اللہ تعالی کو یہ بات پسند ہے تم میں سے کوئی آدمی جب کوئی کام کرے تو اسے خوب اچھی طرح انجام دے پس جس آدمی کو بھی اللہ تعالی نے

موقع دیاہے اور اسے کوئی ڈیوٹی یا ذمہ داری ملی ہے اس پر لازم ہے کہ وہ اپنی ڈیوٹی کو عبادت کی نیت سے انجام دے رزقِ حلال کی تلاش کو اپنے خالق کی قربت کا ذریعہ سمجھے اپنی ذات اور اپنی فیملی کی ضرورت پوری کرنے کی نیت سے کام کرے ایک بار ایک صحابی نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے پاس سے گذرے جن کے بدن پر محنت و مشقت کے نشانات تھے تو صحابہ کرام کہنے لگے یارسول اللہ! کاش اسکی یہ مشقت اللہ کے راستے میں ہوتی تو آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا: «إِنْ كَانَ خَرَجَ يَسْعَى عَلَى وُلْدِهِ صِغَارًا؛ فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَإِنْ كَانَ خَرَجَ يَسْعَى عَلَى أَبَوَيْنِ شَيْخَيْنِ كَبِيرَيْنِ؛ فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَإِنْ كَانَ يَسْعَى عَلَى نَفْسِهِ يُعِفُّهَا؛ فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ» (18). اگر یہ شخص اپنے چھوٹے بچوں کی پرورش کی غرض سے محنت کرنے نکلا ہے تو یہ اللہ کے راستے میں ہے، اگر اپنے بوڑھے والدین کیلئے محنت کرنے نکلا ہے تو اللہ کے راستے میں ہے اور اگر اپنی عزت نفس کی حفاظت کیلئے محنت کرنے نکلا ہے تو اللہ کے راستے میں ہے خلاصہ یہ کہ رزقِ حلال کیلئے بھاگ دوڑ کرنا دنیاداری نہیں بلکہ عبادت ہے میرے بھائیو! غور فرمایئے کہ نبی رحمت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے کتنی عمدہ وضاحت فرمائی اور اپنے اصحاب کیلئے بلکہ ہم سب کیلئے عبادت کے مفہوم کی تصحیح فرمائی پس ہر ملازم کو اپنی ملازمت میں اور ہر کارکن کو اپنے کام میں یہ سوچنا چاہیے کہ وہ اپنے

رب کی عبادت میں مشغول ہے اور یہ کہ اس میں کسی طرح کی کوتاہی یا تاخیر پر اللہ کے یہاں پوچھ پچھ ہوگی اسی طرح بیماری وغیرہ کا بہانہ بناکر ڈیوٹی سے بچنا گناہ ہے اس پر پکڑ ہوگی جب آدمی کے اندر یہ شعور پختہ ہو جائے گا اور دل میں آخرت کا خوف ہوگا تو وہ اپنی ڈیوٹی میں ایماندار اور مخلص ہوگا اپنے کام سے اپنے رب کی رضامندی کا طلبگار رہے گا اور اپنے معاشرے کے فائدے کا اور اپنے وطن کی ترقی کا خواہشمند رہے گا*** هَذَا وَصَلِّ اللَّهُمَّ وَسَلِّمْ وَبارِكْ عَلَى سَيِّدِنا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ الْأَمِينِ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ. وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ، أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا لَكَ عَابِدِينَ، لَكَ طَائِعِينَ، وَفِي كُلِّ جَوانِبِ الْحَيَاةِ لِغَيْرِنَا نَافِعِينَ، ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ الْكَرِيمِ.

اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ الْأَمَانَ وَالِاسْتِقْرَارَ، والرُّقِيَّ وَالِازْدِهَارَ، وَعُمَّ الْعَالَمَ بِالرَّحْمَةِ وَالسَّلَامِ. اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيْخ مُحَمَّد بْن زَايد، وَنُوَّابَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ، وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخ زَايد، وَالشَّيخ راشد، وَالْقَادَةَ الْمُؤَسِّسِينَ، وَالشَّيخ مَكْتُوم، وَالشَّيخ خَلِيفَة بْن زَايد، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ،

وَاشْمَلْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ بِرَحْمَتِكَ وَغُفْرَانِكَ. اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ، والْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ الْجَلِيلَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.

---

(1) البقرة: 21.

(2) مريم: 63.

(3) الفاتحة: 5.

(4) مريم: 93.

(5) الإسراء: 1.

(6) الزمر: 53.

(7) الفرقان: 63.

(8) تفسير الرازي: 193/28.

(9) الأنبياء: 73.

(10) ق: 7-8.

(11) مسلم:995.

(12) مسلم: 2699.

(13) سنن الترمذي: 2018.

(14) أبو داود:1522.

(15) النساء: 59.

(16) هود: 61.

(17) مسند أبي يعلى: 4386، والطبراني في المعجم الأوسط: 897.

(18) المعجم الكبير للطبراني: 282.